ابوالاسجد محمد صدیق رضا

کیا محدثین کرام رحمہم اللہ مقلد تھے؟

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصّلاۃ و السّلام علٰی رسولہ الأمین و علٰی آلہ و صحبہ أجمعین ، أما بعد :

مقلدین حضرات اپنی بے دلیل تقلید کو ثابت کرنے کے لئے مختلف طریقے اختیار کرتے ہیں۔عوام کو مطمئن کرنے کے لئے بہت سی باتیں بناتے ہیں، جن میں ایک بات یہ بھی ہے کہ کتبِ احادیث کے مؤلفین و جامعین بھی ''مقلد'' تھے۔ کہنے والے تو اس سے بڑھ کر اور بہت کچھ کہہ بیٹھتے ہیں، لیکن فی الوقت ہماری بحث محدثین کے متعلق محدود ہے۔

۱) دیو بندی مکتبۂ فکر کے ''وکیلِ احناف، ترجمان الاسلام، مناظرِ اسلام'' اور کثیر الالقاب امین اوکاڑوی صاحب نے لکھا: ''حالانکہ حدیث کی جتنی کتابیں آج ملتی ہیں وہ یا مجتہدین کی لکھی ہوئی ہیں یا مقلدین کی ، جن کا ذکر طبقات حنفیہ، طبقات مالکیہ، طبقات شافعیہ اور طبقات حنابلہ میں ہے...حدیث کی ایک بھی مستند کتاب نہیں جس میں اجماع اور اجتہاد کے ماننے کو حرام یا شرک قرار دیا ہو۔ فقہ کے ماننے سے منع کیا ہو۔اس کے مولف کے بارہ میں صرف ایک ہی مستند حوالہ پیش کیا جا سکے کہ **کان لا یجتھد و لا یقلد** کہ نہ اس میں اجتہاد کی اہلیت تھی نہ تقلید کرتا اس لئے غیر مقلد تھا۔''

(تجلیات صفدر ج ۱ ص ۱۱۳، مطبوعہ ملتان، مجموعہ رسائل ۳/ ۱۳)

۲) مفتی احمد ممتاز صاحب ''رئیس دار الافتاء جامعہ خلفاء راشدین.کراچی'' نے لکھا:

''اسی لئے ان آخری دو باتوں میں خود حضرات محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ بھی حضرات مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ کی تقلید کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی تقلید کا نتیجہ ہے کہ حضرات محدثین علیہم الرحمۃ کا ذکر چار ہی قسموں کی کتابوں میں ملتا ہے (۱) طبقات حنفیہ (۲) طبقات مالکیہ (۳) طبقات شافعیہ (۴) طبقات حنابلہ۔ طبقات غیر مقلدین نامی کوئی کتاب، محدثین کے حالات میں

آج تک کسی مسلم مورخ ومحدث نے نہیں لکھی'' (اصلی چہرہ ص ۷)

ان دو اقتباسات سے یہ بات باآسانی سمجھی جاسکتی ہے کہ ان میں کتب احادیث کے تمام مؤلفین کو مقلد باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اوکاڑوی صاحب نے تو یہ لکھ دیا تھا کہ محدثین یا تو مجتہدین ہیں یا مقلّدین، لیکن ان کی نقل کرتے ہوئے مفتی احمد ممتاز صاحب ذرا آگے نکلے اور تمام محدثین کو مقلد ظاہر کرنے کی کوشش کی۔

بہر حال یہ بات تو درست ہے کہ ''محدثین'' کا ذکر ان چار طبقات میں ملتا ہے، لیکن یہ بات قطعاً درست نہیں کہ یہ ''اسی تقلید کا نتیجہ ہے۔'' یعنی محدثین کے مقلد ہونے کا نتیجہ ہے۔ البتہ یہ ان مقلدین کے مبتلائے تقلید ہونے کا نتیجہ ہے کہ چار طبقات میں ذکر دیکھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ محدثین مقلدین تھے۔ پھر یہ کس چیز کا نتیجہ ہے؟ ہم اگر کچھ عرض کریں تو ممکن ہے تعصب ہماری معروضات ماننے کے آڑے آجائے، لہٰذا ہم اس کی ایک ''بڑی'' وجہ ''اکابر علماء دیوبند'' کی کتب سے پیش کردیتے ہیں، شاید اس طرح اعترافِ حقیقت کی کوئی راہ نکل آئے۔ ملاحظہ کیجئے:

۱: ان کے ''شیخ الحدیث المحدث الکبیر'' زکریا کاندھلوی صاحب فرماتے ہیں:

''یہاں ایک مسئلہ یہ ہے کہ اہل حدیث اور ائمہ محدثین مقلد تھے یا غیر مقلد۔ پھر مقلد ہونے کی صورت میں کس کی تقلید کرتے تھے۔ اس کے اندر علماء کا اختلاف ہے۔ اور بات یہ ہے کہ جو آدمی بڑا ہوتا ہے اس کو ہر شخص چاہتا ہے کہ ہماری پارٹی میں شامل ہوجائے کیونکہ اس میں تجاذب اور کشش بہت ہوتی ہے اور ہر ایک اپنی طرف کھینچتا ہے....''

(تقریر بخاری ۱/۵۲، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی، دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۴۱)

چار طبقات میں ذکر ملنا کس چیز کا نتیجہ ہے؟ اس کی اور بھی وجوہات ہیں، لیکن زکریا صاحب کی تقریر سے چند باتیں واضح ہوتی ہیں:

☆ یہ نتیجہ ہے ان محدثین کے عظیم شخصیات ہونے کا۔
☆ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ عظیم شخصیات ہماری پارٹی میں شامل ہوں۔

☆ عظیم لوگوں کو اپنا ثابت کرنے میں ''تجاذب اور کشش'' بہت ہوتی ہے۔

اس تجاذب و کشش کی بنا پر ہر ایک اپنی طرف کھینچتے نظر آتے ہیں، مثلاً حنفی کہتے ہیں کہ جی حنفی تھے۔ شافعی کہتے ہیں کہ شافعی تھے، مالکی اور حنبلی بھی اپنا اپنا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ''چار طبقات'' وجود میں آنے کی ایک بڑی وجہ یہ تجاذب اور کشش بھی ہے گو بہت سے محدثین کو تلمذ (شاگردی) کی وجہ سے بھی ان طبقات میں تقسیم کیا گیا اور ایسے محدثین کی بھی کوئی کمی نہیں جنھیں دو دو، تین تین بلکہ بعض کو چاروں طبقات والوں نے اپنے اپنے طبقات میں ذکر کر دیا، اگر وجہ شاگردی و استفادہ ہو تو اس میں کوئی حرج والی بات نظر نہیں آتی کہ یہ نسبتیں شاگردی کی بنا پر دی گئی ہیں، لیکن اس سے بڑھ کر محدثین کو مقلد ثابت کرنے کی کوششیں تو قطعاً قابلِ برداشت نہیں۔

چونکہ مقلدین کے ''امام'' سرفراز خان صفدر صاحب نے لکھا ہے:

'' یعنی اگر جاہل ہیں تو علماء کی تقلید کریں اور تقلید جاہل ہی کے لئے ہے جو احکام دلائل سے ناواقف ہے...'' الخ (الکلام المفید ص ۲۳۴)

غور کیجئے کیا لکھا ہے: '' اور تقلید جاہل ہی کے لئے ہے''؟ کیا (نعوذ باللہ) محدثین عظام جاہل تھے؟ اور کیا احکامِ دلائل سے ناواقف تھے؟ رسول اللہ ﷺ کی احادیث پر اپنی ساری زندگیاں قربان کر دینے والے، عظیم حافظے رکھنے والے، ابواب و تراجم کی صورت میں ہر حدیث سے مسائل استنباط کرنے والے محدثین جاہل تھے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر محدثین کو مقلد کہنا بھی درست نہیں، ان سے متعلق یہ کہنا کہ وہ بھی تقلید کرتے تھے، یقیناً غلط ہے اور یہ تو منکرینِ حدیث کو تقویت پہنچانے والی بات ہے، گو انجانے میں ہی سہی، چونکہ وہ تو اس بنیاد پر جھٹ سے کہہ دیں گے کہ جی ''تقلید تو جاہل ہی کے لئے ہے'' اور محدثین بھی تقلید کرتے تھے، لہٰذا جاہل تھے! اب ان جاہلوں کی جمع کردہ احادیث کا کیا اعتبار؟

اگر مقلدین حضرات اپنی ایسی باتوں کے عواقب و انجام پر غور کریں تو محدثین کو کبھی مقلد کہنے کی جسارت نہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق مرحمت فرمائے۔

۲: ان کے ایک دوسرے ''المحدث الکبیر، علامہ'' عبدالرشید نعمانی صاحب ''مذاہب مؤلفی الاصول الستہ'' یعنی اصولِ ستہ (المعروف کتبِ ستہ وعند العوام: صحاحِ ستہ) کے مؤلفین کے مذاہب کے عنوان سے مختلف اہل علم کی آراء نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''فانظر إلٰی هذا التجاذب الذي و قع بین هؤلاء الاعلام فتارة یعدون احدهم شافعیا و تارة حنبلیا و اخری مجتهدا و هذا کله عندي تخرص و تکلم من غیر برهان فلو کان احد من هؤلاء شافعیا او حنبلیا لاطبق العلماء علی نقله و لما اختلفوا هذا الاختلاف کما اطبقوا علی کون الطحاوی حنفیا و البیهقی شافعیا و عیاض مالکیا و ابن الجوزی حنبلیا ، سوی الامام ابی داوٗد فانه قد تفقه علی الامام احمد و مسائله عن احمد بن حنبل معروف مطبوع .''

دیکھئے اس کھینچا تانی کی طرف جوان بڑے بڑے علماء کے درمیان واقع ہوئی یہ لوگ ان میں سے کسی ایک کو شافعی شمار کرتے ہیں اور کبھی حنبلی اور کبھی پھر دوسری بار مجتہد، میرے نزدیک یہ سب اٹکل پچو اور بے دلیل باتیں ہیں اور اگر ان میں سے کوئی شافعی یا حنبلی ہوتا تو علماء اس بات کے نقل کرنے پر متفق ہوتے اور اس اختلاف میں کبھی نہ پڑتے۔ جیسے وہ طحاوی کے حنفی، بیہقی کے شافعی، قاضی عیاض کے مالکی اور ابن الجوزی کے حنبلی ہونے پر متفق ہوئے۔ سوائے امام ابوداود کے کہ آپ نے امام احمد سے تفقہ حاصل کی اور ان سے امام احمد کے مسائل معروف و مطبوع ہیں۔

(ماتمس الیہ الحاجۃ لمن یطالع سنن ابن ماجہ ص ۲۶ قدیمی کتب خانہ مطبوع مع سنن ابن ماجہ)

یہ نعمانی صاحب کا بیان ہے جس سے درج ذیل باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں:

☆ کتبِ ستہ کے مؤلفین کو حنبلی شافعی کہنا ''تجاذب'' کھینچا تانی، اٹکل پچو اور ادھر ادھر کی باتیں ہیں، دلیل کوئی نہیں۔

☆ یہ ''تخرّص'' بنائی ہوئی (خودساختہ) باتیں اور اٹکل و اندازے سے کہی ہوئی بے دلیل

باتیں ہیں۔

☆ کوئی کسی محدث کو شافعی کہہ دیتا ہے تو کوئی حنبلی اور کوئی مجتہد قرار دے دیتا ہے۔

☆ ان میں سے کوئی شافعی، حنبلی وغیرہ نہیں، اگر ہوتا تو علماء اس بات کے نقل پر متفق ہوتے۔

☆ ان محدثین کے حنبلی شافعی ہونے پر علماء کا اختلاف ہے اتفاق نہیں ہے۔

۳: ان کے ''مفتی اعظم پاکستان'' رفیع عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

''ان چھ ائمہ حدیث کے مذاہب فقہیہ کے بارے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں، کیونکہ ان میں سے کسی نے اپنے مذہب کی خود صراحت نہیں کی چنانچہ بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ سب کے سب علی الاطلاق ائمہ و مجتہدین ہیں، کسی کے مقلد نہیں اور بعض کا خیال ہے کہ ان میں سے کوئی مجتہد نہیں اور ان کا مذہب عامۃ المحدثین کا ہے، نہ مقلد ہیں نہ مجتہد اور بعض نے تفصیل کی ہے، پھر اس تفصیل میں بھی اختلاف ہے۔''

(درسِ مسلم ص ۷۱۔۷۲، دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۶۰)

محدثین نے خود تو صراحت نہیں کی، اور کرتے بھی کیسے کہ اس وقت تک یہ تقلیدی مذاہب وجود میں آئے ہی نہیں تھے۔ پس لوگوں نے اسے تختۂ مشق بنالیا، جس نے جو سمجھا وہ بیان کر دیا۔ کسی نے چند احادیث کسی تقلیدی مذہب کی موافقت میں اور دوسرے تقلیدی مذہب کے خلاف دیکھ کر موافق مذہب کا شمار کر دیا، کسی نے چند دیگر ابواب و احادیث دیکھ کر کسی دوسرے مذہب کا بتلا دیا۔ اور مقلدین نے ان باتوں کو یوں ہاتھوں ہاتھ لیا کہ گویا یہی مقصود و مطلوب تھا۔ آیئے دیکھتے ہیں لوگوں نے بقول زکریا کاندھلوی صاحب کس طرح ''کھینچا تانی'' اور بقولِ نعمانی صاحب کس طرح ''تخرص'' اندازے لگائے۔ بطور مثال ان میں سے چند ایک محدثین سے متعلق ان کی باتیں نقل کریں گے:

۱) سید المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ

سب سے پہلے ''اصح الکتب بعد کتاب اللہ'' صحیح بخاری شریف کے عظیم مؤلف امام محمد

بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کے متعلق مختلف لوگوں کی آراء ملاحظہ کیجئے:

۱: انور شاہ کشمیری صاحب کہتے ہیں:

" واعلم أن البخاری مجتهد لاریب فیه و ما اشتهر أنه شافعی فلموا فقته اياه فی المسائل المشهورة... " إلخ جان لیجئے کہ امام بخاری مجتہد تھے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور یہ جو مشہور ہوا کہ وہ شافعی ہیں تو یہ مشہور مسائل میں امام شافعی کے ساتھ ان کی موافقت کی وجہ سے ہے۔ (فیض الباری ۵۸/۱)

۲: ابراہیم بن عبداللطیف بن محمد ہاشم ٹھٹھوی صاحب لکھتے ہیں:

"و اما الامام البخاری، فقد ذکر التاج السبکی فی طبقاته انه ای البخاری شافعی المذهب و تعقبه العلامة نفیس الدین سلیمان بن ابراهیم ... فقال البخاری مجتهد براسه کأبی حنیفة و الشافعی و مالك و احمد "

رہے امام بخاری تو تاج السبکی نے انھیں اپنے طبقات (شافعیہ) میں ذکر کیا کہ وہ شافعی تھے، علامہ نفیس الدین سلیمان بن ابراہیم ... نے سبکی کا تعقب کیا اور کہا: بخاری بذاتِ خود ابوحنیفہ، شافعی، مالک اور احمد کی طرح کے مجتہد تھے۔ (سحق الاغبیاء بحوالہ ماتمس الیہ الحاجہ ص ۲۶)

۳: زکریا کاندھلوی صاحب اپنی خاص اصطلاح میں کہتے ہیں:

"چکی کا پاٹ یہ ہے کہ امام بخاری پختہ طور پر مجتہد تھے" (تقریر بخاری ص ۵۲، دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۴۱)

۴: عبدالرشید نعمانی صاحب لکھتے ہیں:

" و عندی ان البخاری و ابا داوٗد ایضا کبقیة الائمة المذکورین لیسا مقلدین لواحد بعینه و لا من الائمة المجتهدین علی الاطلاق "

میرے نزدیک امام بخاری اور امام ابوداود بھی بقیہ ائمہ مذکورین کی طرح ہیں نہ تو کسی ایک امام کے عین مقلد تھے نہ ہی علی الاطلاق ائمہ مجتہدین میں سے تھے۔ (ماتمس الیہ الحاجہ ص ۲۷)

۵: مفتی رفیع عثمانی صاحب فرماتے ہیں:

" حضرت مولانا الامام الحافظ محمد انور شاہ کشمیریؒ کی رائے بعض دلائل کی بناء پر یہ ہے کہ امام

بخاریؒ تو بلاشک وشبہ مجتہد مطلق ہیں اور ان کی کتاب اس پر شاھد عدل ہے''

(درس مسلم ص ۲۷، دوسرا نسخہ ج ا ص ۶۰)

۶: ان کے ''امام'' اور ''محدث اعظم پاکستان'' سرفراز خان صفدر صاحب لکھتے ہیں: ''اور اسی طرح امام محمدؒ بن اسماعیل البخاریؒ طبقات شافعیہ میں شمار ہوتے ہیں... حضرت امام بخاریؒ وہ بزرگ ہیں جن کے دور سالوں جزء رفع الیدین اور جزء القرأۃ پر فریق ثانی کی دو اختلافی مسائل میں گاڑی چلتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ حضرت امام بخاریؒ بھی مقلّد ثابت ہو گئے۔'' (الکلام المفید ص ۱۲۸)

سرفراز خان صفدر صاحب نے سبکی کے طرزِ عمل کو دیکھ کر امام بخاری رحمہ اللہ کو امام شافعی کا مقلد قرار دے دیا، حالانکہ انور شاہ کشمیری صاحب فرماتے ہیں:

''و ما اشتهر أنه شافعي فلموافقته إياه في المسائل المشهورة و إلا فموافقته للامام الأعظم ليس أقل مما وافق فيه الشافعي ... فعده شافعيا باعتبار الطبقة ليس باولى من عده حنفيا''

امام بخاری کے متعلق جو مشہور ہوا کہ وہ شافعی ہیں تو یہ مشہور مسائل میں ان کی امام شافعی سے موافقت کی وجہ سے ہے وگرنہ امام اعظم (ابوحنیفہ) سے ان کی موافقت شافعی کی موافقت سے کچھ کم نہیں... طبقہ کے اعتبار سے انھیں شافعی شمار کرنا حنفی شمار کر دینے سے اولیٰ نہیں ہے۔

(فیض الباری ۱/۵۸)

ان کے ایک دوسرے ''محدث کبیر'' زکریا صاحب فرماتے ہیں:

''لیکن چونکہ امام بخاری احناف سے زیادہ ناراض ہیں اس لئے نمایاں طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ شافعی ہیں حالانکہ حضرت امام بخاری جتنے احناف سے ناراض ہیں اتنے ہی بلکہ اس سے کچھ زیادہ شافعیہ کے خلاف ہیں۔'' (تقریر بخاری شریف ۱/۵۲، دوسرا نسخہ ۱/۴۱)

سرفراز صاحب بس طبقات میں امام بخاری کا ذکر دیکھ کر خوش ہو گئے، اہلِ حدیث کو ڈانٹ ڈپٹ شروع کر دی، پھر امام بخاری جیسے عظیم محدث کو شافعی مقلد قرار دے کر اسے

''اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ'' بنا دیا۔ حالانکہ یہ محض سرفراز صاحب کی ''تقلید'' سے محبت کا کرشمہ ہے۔ کاش انھوں نے کچھ تو سوچا ہوتا کہ اپنی اس کتاب میں وہ یہ بھی لکھ چکے ہیں کہ ''یعنی اگر جاہل ہیں تو علماء کی تقلید کریں اور تقلید جاہل ہی کیلئے ہے'' (الکلام المفید ص ۲۳۴)

پھر خود ہی امام بخاری کو ''مقلد'' لکھ رہے ہیں عین اسی کتاب میں! کیا یہ ایک عظیم محدث کو جاہل قرار دینے کے مترادف نہیں؟ کیا یہ محدثین کی تنقیص و توہین نہیں؟

پھر کشمیری صاحب کے بقول شافعی سے زیادہ انھوں نے ابوحنیفہ کی موافقت کی ہے اور بقول زکریا صاحب ''امام بخاری جتنے احناف سے ناراض ہیں اس سے کچھ زیادہ شافعیہ کے خلاف'' جب معاملہ یہ ہے تو انھیں شافعی مقلد قرار دینا محض تقلید ہی کا کرشمہ ہو سکتا ہے، عدل وانصاف نہیں؟

امام بخاری رحمہ اللہ کا عظیم مقصد صحیح احادیثِ رسول ﷺ پیش کرنا ہے اور وہ انھوں نے کر دیں، لیکن مقلدین میں سے کوئی اٹھ کر یہ کہہ دیتے ہیں کہ وہ احناف سے زیادہ ناراض ہیں، کوئی کہہ دیتے ہیں کہ احناف کی زیادہ موافقت کی اور شوافع سے زیادہ ناراض ہیں! سچ کہا نعمانی صاحب نے کہ یہ ''تخرص'' محض اندازے اور اٹکل ہیں اور ''تکلم من غیر برھان'' بے دلیل باتیں ہیں۔ اب دیکھئے کشمیری صاحب کی صراحت ہے: امام بخاری مجتہد ہیں اور نعمانی صاحب کی کہ امام بخاری مقلد نہیں، لیکن اپنے اکابر کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے کوئی ''تخرص وتجاذب'' میں مبتلا بول اٹھتا ہے:

''امام بخاری تقلیدی حیاتی سماعی'' (دیکھئے ماہنامہ ''قافلہ'' ج ۳ شمارہ ۳ ص ۱۴، ۱۵)

إنا للّٰه و إنا إليه راجعون

۲) امام ابوداود سلیمان بن الاشعث السجستانی رحمہ اللہ

ان سے متعلق بھی مختلف اقوال پائے جاتے ہیں، اُن سب کا ذکر کافی طوالت کا باعث ہوگا، اختصار کے پیشِ نظر ''مقلدین'' میں سے دو شخصیات کے فرمودات بیان کرتے ہیں، اسی میں سمجھنے والوں کے لئے کافی مواد ہوگا۔ تو سنئے! زکریا کاندھلوی صاحب فرماتے

ہیں:

’’ابوداؤد کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ وہ پکے حنبلی ہیں۔ چنانچہ حنابلہ نے ان کو طبقات حنابلہ میں شمار بھی کیا ہے اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ امام ابوداؤد نے اپنی کتاب میں البول قائمًا کا باب منعقد فرما کر اس کا جواز ثابت فرمایا ہے جو کہ حنابلہ کا مذہب ہے حالانکہ دوسرے ائمہ کے یہاں یہ مکروہ ہے...ایسے ہی وضوممامسۃ النار سب کے نزدیک منسوخ ہے سوائے حنابلہ کے، اسی وجہ سے امام ابوداؤد نے ترک وضو کے باب کو مقدم کر کے پھر اس باب کو ذکر کیا ہے اور آگے چل کر التشدید فی ذلك کے عنوان سے مزید تاکید فرمائی ہے۔ اور وہ حدیث جس میں یہ ہے کہ حضورؐ نے آخیر میں ممامسۃ النار سے وضو کو ترک کر دیا تھا۔ اس کی تاویل امام ابوداؤد نے یہ فرمائی ہے کہ وہ ایک خاص واقعے کے متعلق ہے۔‘‘

(تقریر بخاری شریف ۱/۵۲،مقدمہ لامع الدراری، دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۴۱)

’’مفتی‘‘ سعید احمد پالنپوری استاذِ حدیث دارالعلوم دیو بند لکھتے ہیں:

’’راقم کے ناقص خیال میں یہ آخری قول صحیح ہے کیونکہ سنن کے بعض تراجم جہاں امام احمد کی موافقت میں ہیں وہیں بعض انکے خلاف بھی ہیں۔ ذیل میں اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

(۱) باکرہ بالغہ کے نکاح کے سلسلہ میں ولی کو ولایت اجبار حاصل ہے یا نہیں؟ احناف انکار کرتے ہیں، ان کے نزدیک نکاح صحیح ہونے کے لیے خود اس کی اجازت شرط ہے لیکن ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ جب تک وہ باکرہ ہے...اگرچہ بالغہ ہو...پھر بھی ولی کو ولایتِ اجبار حاصل ہے۔یعنی نکاح صحیح ہونے کے لئے اس کی اجازت شرط نہیں ... امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں اس مسئلہ کے متعلق باب رکھا ہے: باب فی البکر یزوجھا ابوھا، ولا یستامرھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث لائے ہیں کہ ایک باکرہ لڑکی خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور شکایت کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے والد نے باوجود میری ناراضگی کے میرا نکاح کر دیا، جس پر رحمۃ للعالمین ﷺ لڑکی کو نکاح رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار مرحمت

فرماتے ہیں۔ (بذل المجہود ص۲۶ ج۳)

علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اس باب کے بارے میں فرماتے ہیں:

غرضه موافقة العراقيين ، و كذا يفهم من صنيع البخاري

''امام صاحب کا مقصد اس باب سے احناف کی موافقت کرنا ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے انداز سے بھی یہی آشکارا ہوتا ہے''

② ''ستر'' کو ہاتھ لگانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک نہیں ٹوٹتا، حنابلہ اور شوافع کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے (بدایۃ المجتہد ص ۳۹ ج ۱، المنہل ص ۱۹۶ ج ۲)

امام صاحب اس سلسلہ میں پہلا باب رکھتے ہیں:

باب الوضوء من مسّ الذكر اور ثانیاً فرماتے ہیں: باب الرخصة فی ذلك امام صاحب کی ترتیب ابواب غمازی کرتی ہے کہ وہ احناف کے مؤقف کی حمایت کر رہے ہیں۔

③ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوء جاتا رہتا ہے یا باقی رہتا ہے؟ ائمہ اربعہ کی رائے یہ ہے کہ وضو باقی رہتا ہے۔ (المنہل ص ۲۱۳ ج ۲) امام صاحب نے اس مسئلہ سے متعلق پہلا باب رکھا ہے: باب فی ترك الوضوء ممامست النار اور اس کے بعد فرماتے ہیں: باب التشديد فی ذلك جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ امام صاحب کے نزدیک وضوء کا وجوب راجح ہے... حضرت مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہی مثال امام صاحب کے حنبلی ہونے کی تائید میں پیش فرمائی ہے لیکن آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ باب تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف ہے۔ پھر یہ باب امام صاحب کے حنبلی ہونے کی دلیل کیسے بن سکتا ہے؟!... بلکہ یہ باب تو جمہور کے خلاف ہے!...

''مشتے نمونہ از خروارے'' یہ چند مثالیں پیش کی گئی ہیں ورنہ سنن میں بہت سے تراجم امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے خلاف مل جائیں گے۔ اس لئے امام صاحب کو حنبلی یا متشدد حنبلی قرار دینے کے بجائے مجتہد منتسب ماننا زیادہ صحیح ہے۔''

(حیاتِ ابوداود بحوالہ مترجم سنن ابی داود ج۱ ص ۳۰۔۳۲ مطبوعہ مکتبۃ العلم لاہور)

دیکھئے زکریا کاندھلوی صاحب نے ایک آدھ باب دیکھ کر امام صاحب کو پکا یا متشدد حنبلی قرار دے دیا۔ پھر بطور مثال سنن ابی داود سے جو ''باب'' پیش کیا وہی باب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مؤقف کے خلاف و برعکس ہے، بقول پالنپوری صاحب: یہ اُن کے حنبلی بلکہ متشدد حنبلی ہونے کی دلیل کیسے ہوسکتا ہے؟ بہر حال اس بات سے اندازلگایا جاسکتا ہے کہ اس طرح کے چند ایک ابواب دیکھ کر لوگوں نے اندازے اور تخمینے لگائے، جس کی سمجھ میں جو آیا وہ بنا بیٹھا، حالانکہ سنن ابی داود میں چند ابواب ایسے بھی مل جائیں گے جن سے حنفی مذہب کو تقویت و تائید حاصل ہوتی ہے۔ اگر یہی معیار حنبلی ہونے کا ہے تو پھر لوگ اپنی طرف سے انھیں ''حنفی'' کیوں نہیں قرار دیتے؟ اسی طرح مالکی مذہب کو بھی چند ابواب سے تائید مل سکتی ہے، پھر انھیں ''مالکی'' کیوں قرار نہیں دے دیا جاتا؟ تاج السبکی تو طبقاتِ شافعیہ میں ان کا ذکر لا ہی چکے ہیں۔ ع

شد پریشان خواب از کثرتِ تعبیر ھا

۳) امام مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ

امام مسلم رحمہ اللہ صحیح مسلم کے مؤلف ہیں۔ صحیح بخاری کے بعد صحیح مسلم شریف کا درجہ ہے اس کی تمام احادیث صحیح ہیں۔ امام صاحب سے متعلق کچھ آراء ملاحظہ کیجئے:

۱: دیوبندی مقلدین کے ''شیخ الاسلام'' شبیر احمد عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

''**و أمّا مسلم والترمذی والنسائی و ابن ماجة و ابن خزیمة و أبو یعلٰی والبزار و نحوهم ، فهم علی مذهب أهل الحدیث .** مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابویعلیٰ اور بزار اور ان جیسے دیگر ائمہ محدثین تو مذہبِ اہل الحدیث پر تھے، علماء میں سے کسی ایک کے متعین مقلد نہ تھے اور نہ علی الاطلاق ائمہ مجتہدین میں سے تھے۔''

(فتح الملھم ۱/۲۸۱، مطبوعہ دارالعلوم کراچی)

۲: ''مفتی'' رفیع عثمانی صاحب فرماتے ہیں:

''اور امام مسلمؒ اور ابن ماجہ کے بارے میں حضرت شاہ صاحب کا ارشاد یہ ہے کہ ان کا مذہب

معلوم نہیں ہو سکا۔ اور ان کا شافعی ہونا مشہور ہے، اس کی بنیاد صحیح مسلم کے تراجم ہیں، جو بیشتر شافعی مذہب کے موافق ہیں، لیکن یہ بنیاد صحیح نہیں، کیونکہ تراجم امام مسلم نے خود قائم نہیں کئے، بعد کے لوگوں نے قائم کئے ہیں'' (درسِ مسلم ص۷۲، ۷۳، دوسرا نسخہ ج ا ص ۶)

''مفتی'' صاحب کی باتوں پر غور کیجئے! اندازے لگانے والوں نے کیسے کیسے اندازے لگا لئے؟ ان کے ''مذہب'' کا اندازہ ان کی کتاب کے ابواب و تراجم سے لگا بیٹھے، حالانکہ وہ ابواب و تراجم خود امام مسلم نے قائم ہی نہیں کئے بلکہ بعد کے لوگوں کی محنت ہے، لہٰذا یہ بنیاد کس قدر کمزور اور بودی ہے۔ محدثین کو مقلد ثابت کرنے کی کوششیں تقریباً انھی کمزور بنیادوں پر قائم ہیں۔ بھلا اس قدر کمزور بنیادوں پر لگائے ہوئے اندازوں کی کیا اہمیت ہو سکتی ہے؟

۳: زکریا کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں:

''اب رہ گئے حضرت امام مسلم ان کو بعض نے شافعی اور اکثرین نے مالکی قرار دیا ہے۔''

(تقریر بخاری شریف ۵۲/۱، دوسرا نسخہ ۴۱/۱)

۴: ''مفتی'' ارشاد قاسمی صاحب لکھتے ہیں:

''امام مسلم ... مقدمہ فتح میں ہے کہ وہ مذہب اہلحدیث پر تھے۔ کسی کے مقلد نہیں تھے۔''

(ارشاد اصول الحدیث ص ۱۶۶)

۵: عبدالرشید نعمانی صاحب لکھتے ہیں:

''و لعلّ الصّواب فی ھذا الباب ما نقله الشیخ طاھر الجزائری فی '' توجیه النظر إلی اصول الاثر '' عن بعض الفضلاء و نصه : (و قد سئل بعض البارعین فی علم الاثر عن مذاھب المحدثین مرارًا بذلك المعنی المشھور عند الجمھور فاجاب عماسئل عنه بجواب یوضح حقیقة الحال ... اما البخاری و ابوداوٗد فاما مان فی الفقه و کانا من اھل الاجتھاد ، و اما مسلم والترمذی و النسائی و ابن ماجة و ابن خزیمة و ابو یعلٰی و البزار و نحوھم

فهم علی مذهب اهل الحدیث لیسوا مقلدین لواحد من العلماء ولا هم من الائمة المجتهدین بل یمیلون إلی قول ائمة الحدیث کالشافعی و احمد و اسحاق و ابی عبید... " إلخ

امید کے کہ اس باب میں درست بات وہ ہے جو شیخ طاہر الجزائری نے "توجیہ النظر الی اصول الاثر" میں بعض فضلاء سے نقل کی ہے جس کی عبارت یہ ہے: علم الحدیث میں ماہر بعض لوگوں سے محدثین کے (فقہی) مذاہب کے متعلق کئی بار سوال کیا گیا، اس معنی میں کہ جو جمہور کے ہاں مشہور ہے تو انھوں نے اُن سے پوچھے گئے اس سوال کا ایسا جواب دیا کہ جو "حقیقتِ حال" کو واضح کرتا ہے... رہے بخاری و ابو داود تو یہ دونوں فقہ میں امام ہیں اور دونوں اہل اجتہاد میں سے ہیں، اور رہے مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابو یعلیٰ اور بزار اور ان جیسے دیگر محدثین کرام تو یہ اہل حدیث کے مذہب پر ہیں علماء میں سے کسی ایک کے متعین مقلد نہیں ہیں اور نہ یہ ائمہ مجتہدین میں سے ہیں، بلکہ یہ لوگ ائمہ حدیث جیسے شافعی، احمد، اسحاق، ابو عبید اور ان جیسے دیگر محدثین کے اقوال کی طرف مائل ہیں۔

(ما تمس الیہ الحاجہ ص ۲۶، نیز دیکھئے الکلام المفید ص ۱۲۷)

محدثین کا مذہب عدمِ تقلید

اس عبارت سے واضح ہے کہ صرف امام مسلم ہی نہیں بلکہ دیگر معروف محدثین جیسے امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابن خزیمہ، امام ابو یعلیٰ اور امام البزار رحمہم اللہ بھی مذہب اہل حدیث پر تھے۔ ائمہ میں سے کسی ایک بھی امام کے مقلد نہ تھے، تقلید نہیں کرتے تھے۔ اس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ احادیث کی معروف ترین کتب جیسے صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، صحیح ابن خزیمہ، مسند ابی یعلی اور مسند البزار مقلدین کی تالیف وجمع کردہ کتب نہیں بلکہ اہل حدیث کی جمع کردہ کتب ہیں۔ جن کا مقصد و مطمح نظر قرآن وسنت کی پیروی ہے کسی خاص امام کی طرف منسوب مذہب کی حمایت، نصرت اور

وضاحت نہیں۔اس لئے ان کتب کے مطالعہ کے دوران میں یہ بات قطعاً محسوس نہیں ہوتی کہ یہ کسی خاص تقلیدی مذہب کے مطابق لکھی ہوئی ہے اوران میں قرآن وحدیث اورآثار میں سے صرف وہ چیزیں جمع کی گئی ہیں جوکسی مخصوص امام کے اجتہادات کا ماخذ ہیں، جبکہ کتبِ فقہ کے مطالعہ کے دوران میں قدم قدم پر یہ چیز محسوس ہوتی ہے،خواہ وہ شوافع وحنابلہ کی کتبِ فقہ ہوں یا مالکیوں اوراحناف کی۔

یہی وجہ ہے کہ تمام فقہی مذاہب کتبِ احادیث سے بلاامتیاز استفادہ کرتے ہیں اور سب کے ہاں معتبراور مسلمہ حیثیت کی حامل ہیں۔اگر یہ محدثین بھی تقلیدی ذہنیت کا شکار ہوتے اورتقلیدی سوچ اور فکر کو سامنے رکھتے تو یہ کتب بھی کتبِ فقہ کی طرح علیحدہ علیحدہ مخصوص مذاہب کی کتب بن کر رہ جاتیں اوران میں بھی یہ بات بتکرار نظر آتی کہ یہ حدیث ہماری دلیل ہے اور یہ حدیث ہمارے خصم (دشمن) کی دلیل ہے۔جیسا کہ فقہ کی بعض کتاب میں اس طرح کے بٹواروں کی بھرمار ہے۔المختصر کہ اوکاڑوی صاحب کا مطالبہ تھا کہ ''حدیث کی ایک بھی مستند کتاب کے مؤلف کے بارے میں صرف وہی مستند حوالہ پیش کیا جائے کہ ''**کان لا یجتھد و لا یقلد**'' کہ نہ اس میں اجتہاد کی اہلیت تھی نہ تقلید کرتا تھا'' کما تقدم،تو سطور بالا میں درج کسی ایک کتابِ حدیث سے متعلق کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ تو مستند کتاب ہے ہی نہیں۔اوران کے مؤلفین سے متعلق ہم شیخ طاہر الجزائری، پھر مقلدین کے ''شیخ الاسلام'' شبیر احمد عثمانی صاحب اوران کے ''امام اور محدث اعظم پاکستان'' سرفراز خان صفدر صاحب،ان کے ''المحدث الکبیر'' عبدالرشید نعمانی صاحب، ''مفتی'' ارشاد قاسمی کی کتب کے حوالے پیش کر چکے ہیں جن میں اس بات کی صراحت ہے کہ ''**لیسوا مقلدین لواحد من العلماء و لا ھم من ائمة المجتھدین** '' نہ کسی ایک امام کے مقلد تھے اور نہ مجتہدین میں سے تھے۔گویا امین اوکاڑوی اوران کے چاہنے والوں کی منہ مانگی مراد پوری ہوگئی۔مجھے نہیں لگتا کہ کوئی دیوبندی مکتبۂ فکر سے وابستہ مقلد اِن حوالوں کو ''غیر مستند'' وغیر معتبر کہہ دے۔ **لعل اللّٰہ یحدث بعد ذلک امرًا**

طبقات المقلدین؟

اوکاڑوی صاحب اوران کی نقل میں مفتی ممتاز صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ آج تک کسی نے ''طبقات غیر المقلدین'' نام کی کوئی کتاب نہیں لکھی۔ ہم عرض کرتے ہیں کیا کسی مسلم محدث یا مؤرخ نے ''طبقات المقلدین'' نام کی بھی کوئی کتاب لکھی ہے؟

اوکاڑوی صاحب تو نہیں رہے ''مفتی'' احمد ممتاز اور دیگر محبینِ اوکاڑوی بتلائیں کہ کبھی آپ نے ''طبقات'' کے نام سے موجود کتب کا بغور مطالعہ بھی کیا ہے؟ ان کا تحقیقی جائزہ بھی لیا ہے؟ اگر آپ ان پر سرسری نظر بھی ڈالیں تو واضح ہوگا کہ ایسے کتنے ہی محدث ہیں کہ جن کا ذکرِ خیر مختلف طبقات میں پایا جاتا ہے، ایک ہی محدث کو طبقاتِ شافعیہ میں بھی ذکر کیا گیا ہے تو طبقاتِ حنابلہ یا مالکیہ میں بھی، محض ان طبقات میں کسی کا ذکر آجانے سے اُس کا مقلد ہونا اور آپ مقلدین کی طے کردہ اصول وشرائط کے مطابق مقلد ہونا قطعاً لازم نہیں آتا۔

چونکہ ان طبقات میں تو شاگردی کی نسبت سے بھی محدثین کا ذکر آگیا ہے کہ کوئی امام مالک کے شاگرد ہیں یا شاگردی کا سلسلہ اُن تک پہنچتا ہے، اسی طرح امام احمد بن حنبل یا شافعی کے شاگرد ہیں یا شاگردی کا سلسلہ اُن تک جا پہنچتا ہے۔ محض تلمذ وشاگردی سے مقلد ہو جانا کیسے لازم آیا؟ دور نہ جایئے آپ امام طحاوی کو لے لیجئے ''حنفی'' معروف ہیں اور ہیں بھی، لیکن تقلیدی و مقلد حنفی؟! ہرگز نہیں۔ چونکہ یہ امام طحاوی ہی ہیں کہ (کہا جاتا ہے:) جنھوں نے یہ فرمایا تھا: ''**لا يقلد إلا عصبي أو غبي**'' کہ تقلید یا تو متعصب آدمی کرتا ہے یا غبی!۔ اوران کی یہ بات مصر میں ضرب المثل بن چکی تھی۔ (لسان المیزان ۱/۲۸۰، دوسرا نسخہ ۱/۴۲۰)

کیا امام طحاوی جیسے محدث مقلد ہیں؟ کیا اپنے ہی قول کے مطابق متعصب یا غبی ہیں؟ ہم تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ آپ غبی یعنی احمق ہوں! لیکن انھیں مقلد کہنے والوں کو سوچنا چاہیئے کہ ان کے قول کے مطابق تو ایسا ہی ہے، حالانکہ عبدالقادر الرافعی الحنفی صاحب نے لکھا: ''**و قد نقل أبو بكر القفال و أبو علي و القاضي حسين من الشافعية**

أنهم قالوا لسنا مقلدين للشافعي بل وافق رأينا رأيه ، وهو الظاهر من حال الامام أبي جعفر الطحاوي في أخذه بمذهب أبي حنيفة و احتجاجه له و انتصاره لأقواله " اوراس نے نقل کیا کہ شوافع میں سے ابوبکر القفال، ابوعلی اور قاضی حسین نے کہا: ہم امام شافعی کے مقلد نہیں بلکہ ہماری رائے ان کی رائے کے موافق ہوگئی ہے۔اور یہی ظاہر ہوتا ہے کہ امام ابوجعفر الطحاوی کے حال سے کہ ان کا ابوحنیفہ کے مذہب کو اپنانا ان کے لئے حجت لانا اور ان کی نصرت کرنا تقلیداً نہیں تھا (بلکہ ان کی رائے ابوحنیفہ کی رائے کے موافق تھی) (تقریرات الرافعی علی حاشیۃ ابن عابدین ۱۱/۱، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

دیکھئے ابوبکر القفال، ابوعلی اور قاضی حسین شافعی تو ہیں مگر بنقل رافعی وہ فرماتے ہیں ہم شافعی کے مقلد نہیں، یعنی اُن کی رائے تحقیق پر مبنی تھی۔ دلائل سے ماخوذ تھی تقلیداً نہیں تھی، نہ وہ مقلد کہلایا جانا پسند کرتے تھے اور بقول رافعی یہی امام طحاوی کے حنفی ہونے کا حال تھا۔

''مفتی'' سعید احمد پالنپوری صاحب لکھتے ہیں:

''اور علامہ قاسم نے ایک دوسرے رسالہ میں لکھا ہے کہ میں بفضلہ تعالیٰ وہی بات کہتا ہوں جو امام طحاوی رحمہ اللہ (۱۷) نے ابن حربویہ سے کہی تھی کہ **لَا یُقَلِّدُ اِلَّا عَصَبِیٌّ اَوْ غَبِیٌّ** (تقلید یا تو متعصب آدمی کرتا ہے یا غبی!)'' (آپ فتویٰ کیسے دیں؟ ص ۸۲)

جی ہاں! ابن قطلوبغا حنفی تھے، لیکن مقلد نہیں تھے۔ معلوم ہوا کہ محض حنفی طبقہ سے ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ مقلد ہی ہوں؟ اسی طرح کسی بھی طبقہ میں ذکر ہونے سے کسی کا بھی مقلد ہونا لازم نہیں آتا۔

علامہ زیلعی معروف حنفی تھے، لیکن خود فرماتے ہیں: ''**فالمقلد ذهل والمقلدُ جهل**'' مقلد غافل ہوتا ہے مقلد جاہل ہوتا ہے۔ (نصب الرایہ ج ۱ ص ۲۸۷ مطبوعہ پشاور ۱/۱۸۱ مطبوعہ بیروت)

اسی طرح علامہ عینی بھی حنفی تھے، انھوں نے کہا: پس مقلد غلطی کرتا ہے اور مقلد جہالت کا ارتکاب کرتا ہے اور ہر چیز کی مصیبت تقلید کی وجہ سے ہے۔

(دیکھئے البنایہ فی شرح الہدایہ ج ۱ ص ۳۱۷)

اس کے باوجود بھی محض حنفی ہونے کی وجہ سے انھیں مقلد قرار دینا خود ان کے قول سے باطل ہے۔ یہ تو انھیں دورخا ثابت کرنے کے مترادف ہے۔

اسی طرح علامہ ابن عبدالبر جو اپنی معروف کتاب ''جامع بیان العلم'' میں فسادِ تقلید کا باب قائم فرما کر اس کا رد کرتے ہیں۔ لوگ انھیں بھی مالکی مقلد ثابت کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ ابن القیم رحمہ اللہ جیسے تقلید کے معروف مخالف جنھوں نے اعلام الموقعین میں کئی وجوہات سے تقلید کو باطل ثابت کیا، تقلید کے نام نہاد دلائل کے بخئے ادھیڑ دیئے، لیکن کتنے ہی لوگ انھیں حنبلی مقلد ثابت کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔

اب جن اہلِ علم سے واضح طور پر تقلید کا رد و مذمت ثابت ہے لوگ انھیں بھی مقلد کہے بغیر چین نہیں لے پاتے تو دیگر اہلِ علم سے متعلق تو مقلدین کو گویا کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے، جو من میں آئے کرتے پھریں، لیکن ان کا ''طبقات'' کو دیکھ کر خوش ہونے اور ان میں مذکور محدثین وعلماء کو مقلدین خیال کرنا محض خام خیالی ہے۔ حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اگر کچھ کمال دکھلانا چاہتے ہیں تو انھیں چاہئے کہ ''طبقات المقلدین'' نامی کتابیں دریافت کرلائیں! وگرنہ ان کی ''کھینچا تانی''، ''تخرص'' اور ''بے دلیل کلام'' کو کون سنتا ہے!

(۲۷/ ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ، ۱۴/ دسمبر ۲۰۰۹ء) [الحدیث: ۷۷]

❀❀❀